Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

پس اگر خلافت کے فیض سے صحیح فائدہ اٹھانا ہے تو پھر
نہ صرف اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنی ضروری ہے، دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی
ضرورت ہے، کامل اطاعت خلیفہ وقت کی کرنی بھی ضروری ہے ورنہ پھر نافرمانوں میں شمار ہوگا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24رمئی 2019 بمقام مسجد مبارک اسلام آباد، ٹلفورڈ (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ پیش فرمایا:

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ○ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ○ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ○ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ○ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ○ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ○ (سورۃ النور:52 تا 58)

حضور انور نے فرمایا: یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں سورۃ نور کی آیات ہیں اور آیت استخلاف یعنی وہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں میں خلافت کا سلسلہ جاری رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے اس آیت سے پہلے کی بھی آیات ہیں اور بعد کی بھی آیات ہیں۔ اور ان تمام آیات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت اور حکموں پر عمل کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اگر یہ ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ خلافت کا انعام دینے کا وعدہ پورا فرمائے گا اللہ تعالیٰ خوف کی حالت کو امن میں بدلے گا اور دشمنوں کو ان کے انجام تک پہنچائے گا۔ ان آیات کا ترجمہ یوں ہے۔

مومنوں کا جواب جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں یہ ہوا کرتا ہے کہ ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا اور ہم نے اطاعت کی اور وہی لوگ کامیاب ہوا کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کا تقویٰ اختیار کریں وہ بامراد ہو جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ اللہ کی پکی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تو ان کو حکم دے تو وہ فوراً گھروں سے نکل کھڑے ہوں گے۔ کہو قسمیں نہ کھاؤ۔ ہمارا حکم تو تمہیں صرف ایسی اطاعت کا ہے جو معروف اطاعت ہے جو عرف عام میں اطاعت سمجھی جاتی ہے اللہ اس سے جو تم کرتے ہو یقیناً خبردار ہے۔ تو کہہ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پس اگر وہ پھر جائیں تو اس رسول پر صرف اس کی ذمہ داری ہے جو اس کے ذمہ لگایا گیا ہے اور تم پر اس کی ذمہ داری ہے جو تمہارے ذمہ لگایا گیا ہے اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے اور رسول کے ذمہ تو صرف بات کو کھول کر پہنچا دینا ہے۔ اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اسے مضبوطی

سے قائم کردے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کردے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔ اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوۃ دو اور اِس رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اے مخاطب کبھی خیال نہ کر کہ کفار زمین میں ہمیں اپنی تدبیروں سے عاجز کر دیں گے اور اُن کا ٹھکانا تو دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

پس ہر بات اللہ تعالیٰ نے کھول کر بیان فرمادی کہ تم ہزار دعویٰ کرو کہ تم مؤمن ہو ایمان لانے والے ہو لیکن جب تک ہر امتحان اور ہر آزمائش میں ثابت قدم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے احکامات پر شرح صدر اور کامل یقین سے عمل نہیں کرو گے کامیابی نہیں مل سکتی۔ پس حقیقی کامیابی پانے کیلئے اور بامراد ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے۔ اگر ہم جائزہ لیں تو اکثر موقع پر یہ نظر آئے گا کہ اطاعت کے وہ معیار نہیں جو ہونے چاہئیں۔ ان آیات میں اتنی بار جو اطاعت کا حکم آیا ہے یہ خلافت کے جاری رکھنے کے وعدے کے ساتھ آیا ہے گویا اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ خلافت کا نظام بھی اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے احکامات اور نظام کا ایک حصہ ہے۔ پس خلافت کی باتوں پر عمل کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے میرے قائم کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور میری اطاعت کرنے والے نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی۔ تو خلیفہ وقت کی اطاعت تو عام امیر کی اطاعت سے بہت بڑھ کر ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے پتا لگا ہے کہ بعض صدران ایسے ہیں جنہوں نے جون میں اپنے ٹرم ختم ہونے سے پہلے کام چھوڑ دیا ہے۔ کیا یہ صرف اس لئے کام کر رہے تھے کہ ہم نے مستقل عہدیدار رہنا ہے۔ ایسی سوچ دینی کام میں خیانت ہے اور یہ باغیانہ سوچ ہے اور اپنے آپ کو خلافت کی اطاعت کے دائرے سے باہر نکالنے والی بات ہے کیونکہ اب خلیفہ وقت نے اس قاعدے کو منظور کر لیا ہے کہ صدر کی ٹرم چھ سال ہوگی اس لئے ہم بھی اب پوری طرح دلجمعی سے کام نہیں کریں گے۔ پس ایسے لوگوں کو تقویٰ سے کام لینا چاہئے اور خوف خدا کرنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر بیعت اس بات پر لی تھی کہ سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ہمیں پسند ہو یا ناپسند۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ کوئی عذر ہوگا اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ امام وقت کی ہم نے بیعت کی اور جاہلوں میں شامل نہیں ہوئے۔ اگر ہمارے عمل اس قبول کرنے کے بعد بھی جہالت والے رہے تو اپنے آپ کو عملاً اس بیعت سے باہر نکالنے والی بات ہوگی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت سے بھی باہر نکل رہے ہوں گے۔ پس بیعت کے بعد اپنی سوچوں کو درست سمت میں رکھنا اور کامل اطاعت کے نمونے دکھانا انتہائی ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا تعالیٰ راضی ہو اور دشمن بھی جان لے کہ بیعت کر کے اب وہ نہیں رہا جو کہ پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جاوے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ بڑی پکی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تو حکم دے تو ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے۔ جب حکم دو تو اس پر پورے نہیں اترتے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم زیادہ قسمیں نہ کھاؤ بڑے بڑے وعدے نہ کرو۔ اگر معروف اطاعت کرلو، ایسی اطاعت جو عرف عام میں اطاعت سمجھی جاتی ہے تو ہم سمجھیں گے کہ تم نے حکم مان لیا ورنہ صرف منہ کے دعوے ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے عمل سے بھی باخبر ہے اور تمہارے دلوں کی حالت سے بھی باخبر ہے۔ پس عام اطاعت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرو اس کی عبادت بھی سنوار کر کرو۔ آجکل جو توجہ

پیدا ہوئی ہے رمضان میں اس کو جاری رکھو اور قائم رکھو۔ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتے ہوئے اس کے بندوں کے حق بھی ادا کرو اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ہر قسم کے فتنہ سے بچو ہر قسم کے شر اور لڑائی اور جھگڑے سے بچو۔ اپنے اخلاق عمدہ کرو۔ ایسے اعلیٰ اخلاق ہوں کہ احمدی اور غیر احمدی میں فرق صاف نظر آنے لگ جائے۔ سچائی پر ہمیشہ قائم رہو غرض کہ تمام قسم کی نیکیاں کرنا ضروری ہے اور یہی معروف اطاعت ہے اسی کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اسی بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی اسی خواہش کا اظہار کیا اور حکم دیا ہے۔ اور خلافت احمدیہ بھی ان باتوں کے کرنے کی طرف 111 سال سے توجہ دلا رہی ہے۔ پس ہمیشہ اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ خلافت کی طرف سے بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں شریعت اور سنت کے مطابق ہی احکام دیئے جاتے ہیں اور دیئے جاتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ اگر اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے ورنہ اس سے ہٹ کر کوئی نجات کا راستہ نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر خلافت کے فیض سے صحیح فائدہ اٹھانا ہے تو پھر نہ صرف اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنی ضروری ہے، دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی ضرورت ہے، کامل اطاعت خلیفہ وقت کی کرنی بھی ضروری ہے ورنہ پھر نافرمانوں میں شمار ہوگا اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ پھر بیعت سے باہر ہو جائیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کرنے کے لئے اپنی حالتوں کو سنوارنے کی ضرورت ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا رحم ہمیں اپنی رحمانیت اور رحیمیت کی چادر میں لے لے گا تو پھر دشمن کا ہر مکر اس پر الٹا دیا جائے گا اور وہ اپنے بدترین انجام کو پہنچے گا انشاء اللہ۔ اب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بعض باتیں پیش کروں گا کہ کس طرح جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑا جو ہر ایک کو بے چین کر رہے تھے اور پھر خلافت نے سکون بخشا۔

آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت بھی جماعت کی ذہنی کیفیت وہی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت صحابہ کی تھی۔ ہم سب یہی سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابھی وفات نہیں پاسکتے۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ کبھی ایک منٹ کے لئے بھی ہمارے دل میں یہ خیال نہیں آیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام جب فوت ہو جائیں گے تو کیا ہوگا۔ چونکہ ہماری حالت ایسی تھی کہ ہم سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہمارے سامنے فوت ہی نہیں ہو سکتے اس لئے جب واقعی میں آپ کی وفات ہوگئی تو ہمارے لئے باور کرنا مشکل تھا کہ آپ فوت ہو چکے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نعش کو قادیان لایا گیا تو اسے باغ میں ایک مکان کے اندر رکھ دیا گیا۔ کوئی آٹھ نو بجے کا وقت ہوگا خواجہ کمال الدین صاحب باغ میں پہنچے اور مجھے علیحدہ لے جا کر کہنے لگے کہ میاں کچھ سوچا بھی ہے کہ اب حضرت صاحب کی وفات کے بعد کیا ہوگا۔ میں نے کہا کچھ ہونا تو چاہئے مگر یہ کہ کیا ہو اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ وہ کہنے لگے کہ میرے نزدیک ہم سب کو حضرت مولوی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر لینی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس وقت کچھ عمر کے لحاظ سے بھی اور کچھ اس وجہ سے بھی کہ میرا مطالعہ بھی کم تھا میں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہ کہیں نہیں لکھا کہ آپ کے بعد کسی اور کی بھی بیعت کر لیں اس لئے حضرت مولوی صاحب کی ہم کیوں بیعت کریں۔ آپ لکھتے ہیں گو الوصیت میں اس کا ذکر تھا مگر اس وقت میرا ذہن اس طرف گیا ہی نہیں۔ پھر خواجہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو کہا کہ مولوی محمد علی صاحب کی بھی یہی رائے ہے اور وہ کہتے ہیں کہ تمام جماعت کو مولوی صاحب کی بیعت کرنی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ آخر جماعت نے متفقہ طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ لوگوں سے بیعت لیں۔ اس پر باغ میں تمام لوگوں کا اجتماع ہوا اور اسمیں حضرت خلیفہ اول نے ایک تقریر کی اور فرمایا کہ مجھے امامت کی کوئی خواہش نہیں میں چاہتا ہوں کہ کسی اور کی بیعت کر لی جائے لیکن ہم سب لوگوں نے متفقہ طور پر یہ عرض کیا کہ اس منصب خلافت کے اہل آپ ہی ہیں چنانچہ سب لوگوں نے آپ کی بیعت کر لی۔ حضور انور نے فرمایا: بعض روایات کے مطابق تو خواجہ صاحب نے یہ

اعلان بھی شائع کروایا تھا کہ رسالہ الوصیت کی رو سے ہمیں اپنا ایک واجب الاطاعت خلیفہ منتخب کرنا چاہئے اور اس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا نام پیش کیا تھا۔ ان لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت تو کر لی لیکن دل میں جو اطاعت خلافت کی سچی روح ہونی چاہئے وہ نہیں تھی اس لئے اس تدبیر اور فکر میں بھی رہتے تھے کہ کس طرح خلافت پر انجمن کو بالا سمجھا جائے یا کیا جائے اور پھر سب اختیار انجمن کے ذریعہ سے اپنے قبضہ میں لے لیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابھی آپ کی بیعت پر پندرہ بیس دن ہی گزرے تھے کہ ایک دن مولوی محمد علی صاحب مجھے ملے اور کہنے لگے کہ میاں صاحب کبھی آپ نے اس بات پر غور بھی کیا ہے کہ ہمارے سلسلہ کا نظام کیسے چلے گا۔ میں نے کہا اس پر اب اور غور کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم نے حضرت مولوی صاحب کی بیعت جو کر لی ہے۔ وہ کہنے لگے وہ تو ہوئی پیری مریدی۔ سوال یہ ہے کہ اس سلسلہ کا نظام کس طرح چلے گا۔ میں نے کہا کہ میرے نزدیک اب یہ بات غور کرنے کے قابل ہی نہیں کیونکہ جب ہم نے ایک شخص کی بیعت کر لی ہے تو وہ اس امر کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے کہ کس طرح سلسلہ کا نظام قائم کرنا چاہئے۔ ہمیں اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے۔ اس پر وہ خاموش تو ہو گئے مگر کہنے لگے کہ یہ بات غور کے قابل ہے۔ تسلی نہیں ہوئی۔ تو اس بات سے ان لوگوں کے اندرونی حالات کا پتا چل جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت بھی کسی مقصد کے لئے کی گئی تھی دل سے نہیں۔ اس لئے دلوں کے امن بھی قائم نہیں رہے۔ وہ لوگ کامل اطاعت کے اندر رہنا نہیں چاہتے تھے اور اس روحانی نظام کو بھی دنیاوی نظام کی طرح چلانا چاہتے تھے اور پھر نتیجہ بھی دیکھ لیا کہ اب نام کے یہ لوگ رہ گئے ہیں جو ان کے بنائے ہوئے نظام کے مطابق ان کے ساتھ ہیں اور جو خلافت کے زیر سایہ جماعت ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 212 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔

بہر حال اللہ تعالیٰ تو خلافت سے وابستہ جماعت کو ترقی دے رہا ہے جماعتیں پھیل رہی ہیں دنیا میں اور دور دراز ملکوں میں بیٹھے ہوئے بھی خلافت سے وفا کا تعلق رکھے ہوئے ہیں اور اس میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت اور جماعت سے جڑنے والوں کی رہنمائی بھی فرماتا ہے اور ان کی طرف اس خلافت کی طرف لے کر بھی آتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں مَیں ایک ذکر کرنا بھول گیا تھا کہ جب اس مسجد کی بنیاد رکھی گئی تھی تو مَیں کینیڈا کے سفر پہ تھا۔ تو بہر حال مجھ سے یہ اینٹ پہ دعا کروا کے لے لی تھی اور اس مسجد کی بنیاد 10 را کتوبر 2016ء کو دعاؤں کے ساتھ مکرم عثمان چینی صاحب مرحوم نے رکھی تھی اور اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چینی قوم کا بھی اس میں حصہ ہے اور اس لئے ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ چین میں بھی اسلام کو جلد پھیلانے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ مکرم عثمان چینی صاحب کی بڑی خواہش تھی ہر وقت اس فکر میں رہتے تھے کہ چین میں کسی طرح احمدیت اور اسلام کا حقیقی پیغام پہنچ جائے۔ ہمیں جہاں ان کے درجات کی بلندی کیلئے دعا کرنی چاہئے وہاں چین میں بھی اور دنیا کے ہر ملک میں بھی احمدیت اور حقیقی اسلام کے پھیلنے کے لئے بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 24th - May - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB